14631 ـ حسین رضي الله تعالی عنه كا سركہاں دفن اورصحابہ كرام كی قبوركے علم كی كیا اہمیت ہے

سوال

سائل كا كہنا ہے كہ حسين رضي الله تعالى عنہ كى قبركى جگہ كے بارہ ميں لوگوں كى رائے بہت ہى زيادہ ہيں ، اوركيا صحابہ كرام رضي الله عنہم كى قبور كے علم سے مسلمانوں كو كوئى فائدہ ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اس ميں لوگ حقيقى طورپراختلاف ركھتے ہيں ، ايک قول تويہ ہے كہ انہيں عراق ميں دفن كيا گيا ، اوركچھ كہتے ہيں كہ وہ شام ميں دفن ہيں ، واقعتا وہ كہاں دفن ہيں يہ تواللہ تعالى ہى جانتا ہے ۔

اورسر كے متعلق بھى مختلف اقوال ملتے ہيں ، كچھ تويہ كہتے ہيں كہ وہ شام ميں ہے ، اوربعض كا يہ كہنا ہے كہ ان كا سر عراق ميں ہے ، اور يہ بھى كہا گيا ہے كہ وہ مصر ميں ہے ، اورصحيح بات تو يہ ہے كہ جو مصرميں ہے وہ نہ تو ان كى قبر اور نہ ہى ان كا سر ہے بلكہ يہ ايک فاش غلطى ہے ۔

اہل علم نے اس كے متعلق كتابيں لكھيں ہيں جن ميں يہ بيان كيا گيا ہے كہ مصر ميں ان كى كوئى چيز بھى نہيں اور نہ ہى وہاں جانے كى كوئى وجہ ہى بنتى ہے ، ظن غالب يہى ہے كہ وہ شام ميں ہے اس ليے كہ ان كا سر يزيد ابن معاويہ كے پاس لےجايا گيا تھا جوكہ شام ميں تھا تويہ نہيں كہا جاسكتا كہ اسے مصر لے جايا گيا تھا ، ياتو وہ شام ميں ہى دفن كيا گيا اورياپھر عراق ميں جہاں ان كا جسم تھا واپس كرديا گيا ۔

بہرحال لوگوں كو اس بات كى كوئى ضرورت نہيں كہ وہ يہ معلوم كرتے پھريں كہ وہ دفن كہاں كيے گئے اور كہاں ہيں ، مشروع تو يہ ہے كہ وہ ان كے ليے دعائے مغفرت اوررحمت كى جائے ، اللہ تعالى ان كے گناہ معاف فرمائے اوران سے راضى ہو وہ مظلوم ومقتول تھے ۔

ان كےليے دعائے مغفرت ورحمت كرنى چاہيے اوران كے ليےاللہ تعالى سے خيركثير كى اميد ركھنى چاہيے ، اور پھروہ اوران كے بھائى دونوں (يعنى حسن وحسين رضى اللہ تعالى عنہما) نبى اكرم صلى اللہ عليہ وسلم كے فرمان كے مطابق جنتى نواجوانوں كے سردار ہيں ۔

اب جس شخص کوان کی قبر کا علم ہے وہ اس کے لیے دعا مغفرت کرتا ہے جس طرح کہ دوسری قبروں کی زیارت کی جاتی ہے تووہ بھی اس کے بارہ میں بغیر کسی غلو اورعبادت کے دعا کرتا ہے توکوئ حرج نہیں ۔

اسی طرح دوسرے فوت شدگان کی ان سے بھی سفارش طلب جائز نہیں اس لیے کہ میت سے کچھ مانگا نہیں جاسکتا بلکہ اگروہ مسلمان ہوتو اس کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے کونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ وہ تمہیں موت یاد دلاتی ہیں) ۔

اب جوبھی حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما یا کسی دوسرے مسلمان کی قبر پرصرف اس لیے جاتا ہے کہ ان کے لیے دعائے مغفرت ورحم کی جائے تویہ سنت ہے ، لیکن قبروں کی زیارت کا اگر یہ مقصدہو کہ وہاں جاکر اس سے مدد واستعانت طلب کی جائے اوراس سے سفارش طلب کی جائے تویہ غیرشرعی فعل بلکہ شرک اکبر ہے ۔

اوراسی طرح قبر پرنہ توکوئ عمارت مسجد و قبہ وغیرہ تعمیر کرنا جائزہے اورنہ ہی چراغان کرنا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی یھود و نصاری پرلعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کومسجدیں بنا لیا) صحیح بخاری و مسلم ۔

اوراسی طرح صحیح میں حدیث ہے کہ جابربن عبداللہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ رسلم نے قبروں کوپکا کرنے اوران پربیٹھنے اوران پر عمارت کرنے سے منع فرمایا ۔

تواب اس حدیث کی بنا پر نہ تو قبر پر کوئ عمارت اور قبہ بنانا جائز ہے اورنہ ہی اس پرخوشبولگانا یا چراغاں کرنا اورنہ ہی کپڑے اورغلاف چڑھانا تویہ سب کچھ ممنوع اورشرک کے وسائل ہیں ۔

اور اسی طرح قبرکے پاس نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی اس لیے کہ جندب بن عبداللہ بجلی رضي اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان نقل کیا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ہوشیار رہو تم سے پہلے لوگوں نے انباء اورصالحین کی قبروں کو مساجد بنا لیا تھا توتم قبروں کومساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں) صحیح مسلم ۔

یہ حدیث اس پردلالت کرتی ہے کہ قبروں کے پاس نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ ہوانہیں مسجد بنایا جائے ، اس لیے کہ یہ شرک کے وسائل اور اسی طرح غیراللہ کی عبادت و دعا اور ان سے استعانت اور ان کے لیے نذرو نیاز اور ان کی

قبروں کوباعث برکت سمجھتے ہوئے انہیں چھونا یہ سب ایسے کام ہیں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوربچنے کا کہا ہے ۔

صرف قبروں کی شرع طریقہ سے ہی زیارت کی جا سکتی ہے جو کہ بغیر کسی سفرکے ہواور صرف اس کے لیے دعائے مغفرت رحم تک محدود رہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے اورصراط مستقیم کی راہنمائ کرنے والا ہے .